National Assembly of Pakistan

Assembly Debates

Friday, the 27th April, 2012.

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 11:24 a.m. with Madam Speaker **(Dr. Fehmida Mirza) in the Chair.**

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

[ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔اے ایمان والو تم اللہ کے آگے توبہ کرو۔خالص صاف دل سے توبہ امید ہے تمہارا رب تم سے دور کر دے گا تمہارے گناہ اور وہ تمہیں ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اس دن اللہ رسوانہ کرے گا۔نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑتا ہو گا اور وہ دعا کرتے ہوں گے۔اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہماری مغفرت فرمادے۔بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔]

میڈم سپیکر: جزاک اللہ۔Question Hour راجہ محمد اسد خان صاحب. Not present. جی حیدر عباس رضوی صاحب کا مائیک کھولیے۔

POINTS OF ORDER

سید حیدر عباس رضوی: شکریہ میڈم سپیکر! ایک requestہے اگر آپ مناسب سمجھیں میڈم سپیکر! جو کل صورتحال ہوئی ہے سپریم کورٹ کے حوالے سے۔میڈم سپیکر! اس میں بھوجا ائیر کے اوپر جو ہم نے یہاں طے کیا تھا کہ ہماری جو موشن ایک adoptہوئی تھی کہ پورا ہاؤس اس کے اوپر بات کرے گا تو اگر آج جو Question Hourہے میڈم سپیکر! کیوں کہ آج وقت زیادہ نہیں ہے اور ہاؤس بھی میرے خیال میں اب ساڑھے گیارہ بج رہے ہیں۔ساڑھے بارہ بجے تک ایک گھنٹے بات ہو پائے گی میڈم سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں اور اگر آپ چاہیں تو Madam Question Hour کو drop کر کے اگر ہم بھوجا ائیر کے اوپر جو موشن دی ہے اس کے اوپر بات کرلیں۔اگر ہاؤس کی رائے لے لیں جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

میڈم سپیکر: حیدر عباس رضوی صاحب آپ کے ممبر نے Business Advisory attend کی تھی

اور وہاں پر فیصلہ پھر یہی ہوا کہ پیر کے لیے اور بلکہ in fact میں ان سے تو یہ بھی suggest کیا کہ اگر وہ آج کرنا چاہیں تو they said کہ نہیں ڈاکٹر فاروق ستار صاحب یہاں نہیں ہیں تو آج نہیں پیر کا فیصلہ ہو گیا ہے وہ پیر کا ہی ہے۔ جی کیونکہ یہ Business Advisory اسی لیے میں چاہتی تھی اور میں نے کل بات بھی یہ کی تھی کہ آ جائیں ممبرز تاکہ سینئر ممبرز جو بھی ہو decision وہاں ہم لیں تو اس کے مطابق پھر۔ جی مائیک کھولیے گا۔ نہیں اب کیونکہ دیکھیں نہ یہ تو بڑی ایک decision you take it in Business Advisory and then you say that you will go now and consult your leadership and then come back تو obviously وہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو کہا ہے شاہ صاحب نے کہ اگر پوائنٹ آف آرڈر پر later on لیکن Next. Malik Shakir Bashir Awan Sahib. Not present. جی let's take Ms. Shireen Arshad Khan Sahiba.

میڈم سپیکر: جی شاہ صاحب

سید خورشید احمد شاہ: اگر معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب ایس اے اقبال قادری: ہم نے کہا تھا کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر فاروق ستار صاحب آ جائیں تو پھر فیصلہ کر لیں گے۔

Mr. Speaker: Decision, you take in Business Advisory Committee and then you say that you will go and consult your leadership and then come back obviously وہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو شاہ صاحب نے کہا کہ اگر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں Let us take up. ملک شاکر بشیر اعوان صاحب not present شیریں ارشد خان صاحبہ I saw here just now. Not present. نگہت پروین میر صاحبہ not present یہ کیونکہ ممبرز کی seriousness ضروری ہے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ جب Question Hour آئے تاکہ ان ممبرز کے نام آئیں جو سوال دیتے ہیں وہ نہ آئیں تو I think it sends negative message. کہ ان کو موجود ہونا چاہیے۔ نیکسٹ خالدہ منصور صاحبہ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

محترمہ خالدہ منصور: سوال نمبر 31

.Madam Speaker: Answer be taken as read. Supplementary

محترمہ خالدہ منصور: میڈم سپیکر! میں نے پوچھا یہ تھا کہ 2012 میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کے salient features کیا ہیں لیکن مجھے ابھی اس ٹیبل پر اتنا بڑا لکھا ہوا جواب ملا ہے جسی کو فوری طور پر پڑھنا بہت مشکل ہے اور اگر خورشید شاہ صاحب salient features مختصراً بتا دیں اور یہ بھی بتائیں کہ اس معاہدے پر اب تک کیا عملدرآمد ہو چکا ہے اور ان معاہدوں سے حاجیوں کو کیا فائدے پہنچے ہیں۔

Madam Speaker: Minister for Religious Affairs.

سید خورشید احمد شاہ: میڈم سپیکر! یہ ایک ایگریمنٹ ہوتا ہے اگر تحریری جواب proper نہ دیں تو یہ violation ہوتی ہے کہ ہاؤس کو صحیح انفارمیشن نہیں دی اس لیے ہم نے مکمل جواب دیا ہے۔ جہاں تک اس سال کا جو ہمارا ایگریمنٹ ہوا ہے اس میں تقریباً 90 پرسنٹ وہی 2011 کی جو ریکمنڈیشن ہیں مگر جو mainly ہوا ہے کہ ہم نے انہیں کہا ہے کہ اس سال ہمیں اجازت دیں کہ تیس ہزار حاجیوں کو ہم پہلے مدینہ لے جائیں اور اس کے بعد وہ مکہ چلے جائیں اس سے فرق یہ پڑھے گا کہ in side مدینہ جس کو ہم ستین کہتے ہیں اندر حرم کے ساتھ بلڈنگز خالی ہوتی ہیں اور ہمارے حاجیوں کو یہ سہولت مل جائے گی کہ وہ نزدیک سے جا کر عبادت کریں اس وجہ سے یہ ہماری کوشش ہے کہ وہ اگر مل جاتی ہے تو یہ بہت اچھا break through ہوگا۔ دوسرا یہ بھی ہماری کوشش رہی ہے کہ جو ٹرین تھی وہ پچھلے سال جو گورنمنٹ کے ہمارے حاجی تھے ان کو allow کیا تھا اس سال میں نے پاکستان کے مجموعی جتنے بھی حاجی ہیں جو پرائیویٹ سیکٹر سے بھی جاتے ہیں ان کے لیے بھی میں نے ٹرین کا انتظام کیا ہے جس سے پاکستانی حجاج کو بہت بڑی سہولت ملے گی کہ جو سفر وہ بارہ اور چودہ گھنٹے میں کرتے ہیں وہ سفر وہ بارہ منٹ میں کر لیں گے۔

میڈم سپیکر: بارہ منٹ میں کر لیں گے۔

سید خورشید احمد شاہ: بارہ منٹ کے اندر ٹرین ان کے مزدلفہ آٹھ منٹ میں پہنچائے گی اور آٹھ منٹ میں جب وہ رمی کرنے جائیں گے تو چار منٹ لگتے ہیں تو جو بارہ بارہ گھنٹے کا سفر تھا وہ سفر بالکل ختم ہو جائے اور اس سے ہمارے حاجیوں کو ایک بڑی سہولت ملے گی اور جو miss ہو جاتے ہیں وہ بھی ہمارا پرابلم نہیں ہوگا۔ تیسرا میں خادمین حرمین شریفین کنگ عبداللہ چیئرمین کراؤن پرنس نائف کا اور حج منسٹر کا شکر گزار ہوں کہ میں نے جو جو ان سے وہاں پر جو تکالیف تھی دنیا کے حجاج کو خصوصاً مزدلفہ اور منیٰ میں جو باتیں کی مجھے دو دن پہلے ان کی انفارمیشن آئی کہ ان کو ہم نے consider کیا ہے اور ان کو ہم عملی جامہ پہنائیں گے تو وہ بھی ہماری میٹنگ کی وجہ سے دنیا سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے لیے ان باتوں کو بھی ان لوگوں نے consider کیا ہے کوشش یہ ہے اور ہماری ان سے یہ بھی بات ہوئی تھی کہ جو ہمارے HDOs یہاں پر جو حاجیوں سے پیسے لے کر جاتے ہیں اور وہ ان کے ہاتھ میں پڑے ہوتے ہیں وہ ہنڈی کے طریقے سے جاتا ہے یا پیسے ان سے لوٹ لیے جاتے ہیں بڑا پرابلم آتا ہے تو ان کے لیے بھی ہم نے کہا کہ ان کو بھی facilitate کیا جائے کہ وہاں وہ پیسے آفیشلی سعودی حکومت کے پاس چلے جائیں اور وہ وہاں سے جا کر پیسے نکال کر وہ جو بلڈنگز ہیں یا دوسری جگہوں پر وہ دے سکیں۔ اس کے علاوہ جو ہمارا حاجی اپنا پیسہ جیب میں ڈال کر جاتا ہے اس کے لیے ہم نے ان سے ایک بات کی ہے ان لوگوں نے allow بھی کیا کہ ہم کارڈ سسٹم بنائیں کہ حاجی کو جب جتنے پیسے چاہیے کارڈ سے نکال لے کیونکہ ہر سال دو سے اڑھائی ہزار حاجی ہمیں ایسے ملتے ہیں جن کے پیسے وہاں پر نکل جاتے ہیں کمروں میں چھوڑ آتے ہیں یا اپنے پاس رکھتے ہیں جیب کترے ان کے نکال لیتے ہیں اور پھر ہم حکومت ان کو ہزار یا پانچ سو ریال دیتے ہیں جو ان غریبوں کے لیے کچھ نہیں ہے جب ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا تو یہ بھی اس سال ہم نے کیا ہے کہ ان کو ہم کارڈ دیتے ہیں کہ کم از کم ان کے پیسے چوری نہ ہو سکیں کوئی ان کو ڈاکہ نہ مار سکے تو یہ چیزیں ہیں اور باقی اگر کوئی ایسا سوال ہے کہ جو وہ سمجھتے ہیں کہ نئی کوئی چیز ہوئی ہے تو میں ان کو بتانے کے لیے تیار ہوں۔

میڈم سپیکر: ڈاکٹر عذرا فضل صاحبہ

ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو : میڈم سپیکر! میرا سوال وزیر مذہبی امور سے یہ ہے کہ آج کل ویسے بھی دیکھا جارہا ہے کہ پی آئی اے کی فلائٹس پر ویسے بھی بڑا مشکل وقت آیا ہوا ہے کیونکہ ائر کرافٹس نہیں ہیں تو اس کے لیے لیز پر یا کسی طریقے سے خصوصی حج فلائٹس چلانے کے لیے یا کسی اور ائر لائن سے معاہدہ ہوا ہے یا کچھ ہونے جارہا ہے۔

Madam Speaker: Minister for Religious Affairs.

سید خورشید احمد شاہ : چار ائر لائنز ہیں۔ یہ ایک گورنمنٹ کا پرانا ایگریمنٹ ہے 1973 کا کہ جتنے حاجی پی آئی اے اٹھائے گی اتنے حاجی سعودی ائر لائن اٹھائے گی اور ان کا جو ریٹ ہوگا جو پی آئی اے کا ریٹ فکس ہوگا وہ سعودی ائر لائن کو دیا جائے گا مگر ہوتا یہ ہے کہ سعودی ائر لائن تقریباً بیس پچیس ہزار حاجی لیتی ہے کیونکہ وہ ریگولر فلائٹس سے ان حاجیوں کو لے کر جاتے ہیں ہمارے ہاں سپیشل حج فلائٹس ہوتی ہیں اور وہ یہاں سے حاجی لے جاتے ہیں پھر جہاز خالی آتا ہے اور وہ سعودی ائر لائن نہیں کرتی۔ پچھلے سال ہم نے شاہین ائر لان کو بھی رجسٹر کیا اور وہاں سے ناس ائر لائن جو ہے وہ بھی رجسٹرڈ ہوئی تو پچھلے سال تقریباً چالیس پنتالیس ہزار کے قریب سعودی ائر لائن نے لیے باقی جتنے تھے ایک لاکھ چالیس ہزار ان میں سے آٹھ ہزار کے قریب شاہین نے لیے اور ایک لاکھ تیس بتیس ہزار کے قریب پی آئی اے نے لیے۔ اور اس سال بھی ہم اسی کو follow کر رہے ہیں اور شاہین ائر لائن نے اس سال کہا ہے کہ ہم دو تین نئے جہاز لے کر آرہے ہیں جس سے ہو سکتا ہے ہم آٹھ ہزار کی بجائے بیس ہزار حاجی لے جائیں ابھی بھی یہ ہے کہ جو ناس ہے سعودی جتنی بھی ڈیمانڈ کریں گے ان کے اپنے کوٹہ سے ان کو دیا جائے گا پھر بعد میں ہم اپنا فیصلہ کریں گے۔

میڈم سپیکر : عبدالرشید گوڈیل صاحب آن سپلیمنٹری۔

جناب عبدالرشید گوڈیل : شکریہ میڈم سپیکر۔ وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ ہمارے ائیر لائن کے جو فیئر ہیں وہ سب سے زیاہ ہیں۔ حج فلائیٹ کے فیئر زیادہ ہیں۔ پچھلے سال ایک پرائیوٹ ائیر لائن ائیر بلیو نے آفر کی تھی کہ کراچی سے پینتیس ہزار روپے ہوں گے اور اسلام آباد سے پنتالیس ہزار روپے فیئر لیں گے۔ لوگوں کو سہولت دینے کے لیے اگر کسی نے آفر کی تھی۔ تو اس کی آفر کو تسلیم کیوں نہیں کیا گیا اور لوگوں کو رعایت کیوں نہیں دی گئی۔

Madam Speaker: Minister for Religious Affairs.

سید خورشید احمد شاہ : میڈم سپیکر! یہ بات کہنے کی حد تک ضرور ہے۔ میں نے ائیر بلیو کے جو چیف ایگزیکٹو ہیں ان سے کہا تھا کہ پلیز آپ apply کریں بتادیں، آفر کر دیں۔ وہ آفر کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ میں دو سکینڈ نہیں لگاؤں گا۔ اگر وہ پنتالیس ہزار میں لیں گے تو پی آئی اے کو بھی پنتالیس ہزار میں لینا پڑے گا۔ کیونکہ پی آئی کو بھی ہم کہیں گے کہ آپ اس پر جائیں۔ اور سعودی ائیر لائن بھی bound ہو گی اسی ریٹ پر۔ یہ کہنا ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے میں نے پچھلے سال بھی ان کو کو کہا تھا۔ یہ بزنس کا طریقہ ہے کہ یہ بات کی جائے۔ گوڈیل صاحب آپ مہربانی کر کے یہ ڈیل کرادیں۔

میڈم سپیکر : قدسیہ ارشد صاحبہ آن سپلیمنٹری۔

محترمہ قدسیہ ارشد: بہت بہت شکریہ۔ میں منسٹر صاحب سے ایک دو سوال کرنا چاہتی ہوں۔ ایک تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پی آئی اے کے جو جہاز آج کل بالکل ہی زمین پر آئے ہوئے ہیں اور ان پر کوئی یقین ہی نہیں کرتا سفر کے لیے، لوگوں کو پرابلم ہیں۔ تو حج کے لیے منسٹر صاحب کرائے پر اچھے جہاز لے لیں تا کہ لوگوں کو جانے میں آسانی ہو۔ دوسری جگہوں سے ہائیر کر لیں۔ یہ بلیو ایریا پر بھی کوئی نہیں جائے گا۔ شاہین پر بھی کوئی نہیں جائے گا اور پی آئی اے کے جہاز پر بھی کوئی نہیں جائے گا۔ لوگ ڈرتے ہوئے جائیں گے کہ پتا نہیں حج پر پہنچتے ہیں یا نہیں۔ تو مجھے بتائیں کہ یہ پرائیوٹ کیوں نہیں کر لیتے کہ لوگ جو کوٹہ لیتے ہیں اور اپنے لوگوں کو خود لے کر جاتے ہیں۔ خود اپنے لیے جہازوں کا بھی بندوبست کر لیں۔ ان کو اجازت دے دی جائے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: ٹھیک ہے .Minister for Religious Affairs

سید خورشید احمد شاہ: یہ گرین ایریاز، بلیو ایریاز اور ریڈ ایریاز میں کوئی حاجی نہیں جاتا حاجی ایئر لائن میں جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں پہلے یہ بات کلیئر کر دوں کہ پچھلے سال جو کرایہ تھا حج کا وہ 84 ہزار اور 72 ہزار تھا۔ اس سال میری پوری کوشش رہی اور آپ بھی اس کو appreciate کریں گے اور میں پی آئی اے کا بھی شکر گزار ہوں اور منسٹر ڈیفنس کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہماری اس بات کو consider کیا۔ ہم نے ایک ہزار کا صرف اضافہ کیا۔ وہ بھی اس لیے کہ سول ایوی ایشن نے بارہ سو کا اضافہ کیا ہے جو پی آئی اے سے لے گئیں۔ اس وجہ سے میں نے کہا کہ ایک ہزار میں دیتا ہوں اور دو سو روپے آپ ڈال دیں۔ تو کرایہ ایئر لائن کا نہیں بڑھا۔ جہاں تک یہ قیمتیں بڑھی ہیں۔ میں فلور پر بات اس لیے کر رہا جبکہ سوال یہ نہیں ہے اور میڈیا میں بات آ رہی ہے کہ حج مہنگا ہو گیا ہے۔ پچھلے سال جو ریال کی قیمت تھی وہ تئیس روپے تھی اس سال ریال کی قیمت پچیس روپے ہے۔ نیچرلی اگر آپ آٹھ ہزار ریال کو convert کریں گے تو سولہ ہزار تو یہ difference آئے گا۔ باقی ریل کا کرایہ ہے دو سو وہ بڑھا ہے جو ان کو دینا ہے۔ یہ ساری چیزوں کو اگر دکھائیں کہ کرایہ نہیں بڑھا۔ ہم نے حج کے پیسے نہیں بڑھائے۔ جہاں تک بلیو اور گرین ریٹ ہے ہمارا وہ تو آپشن ہے۔ کہ کوئی بڑا آدمی کہتا ہے کہ میں نزدیک رہنا چاہتا ہوں۔ لوگ تو پاکستان سے پندرہ لاکھ اٹھارہ لاکھ روپے میں حج کرتے ہیں۔ اور ہمارا حاجی پچھلے سال ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار میں حج کر کے آیا ہے۔ اور لوگوں نے پندرہ لاکھ روپے میں بھی حج کیا ہے۔ یہ تو اس شخص پر ہے جس کو اللہ دیتا ہے اور وہ کتنے پیسے خرچ کرتا ہے۔ ورنہ یہ ایسی عبادت ہے جو فرض ہوتے ہوئے بھی فرض نہیں ہے۔ فرض ہے بھی اور فرض نہیں بھی ہے۔ فرض اس لیے نہیں ہے کہ جو afford نہیں کر سکتا اس کو اجازت ہی نہیں ہے۔ اور یہ بھی حکم ہے کہ قرضہ لے کر بھی نہیں جا سکتے آپ۔ اور یہ بھی حکم ہے کہ اگر آپ کے گھر پر کوئی بچی بیٹھی ہوئی ہے اس کو فارغ کر کے پھر حج پر جائیں۔ آج کل تو یہ رواج ہے ہی نہیں اور کوئی پوچھتا ہی نہیں یہ حکم ہے۔ یہ کبھی نہیں ہے فرض میں کہ آپ کو حج لازم ہے۔ جیسے زکوۃ ہے فرض ہے۔ مگر زکوۃ اس کے اوپر فرض ہے جو afford کر سکتا ہے۔ اسلام میں یہ ایسی

گنجائش دی گئی ہے ایک فلاسفی ہے کہ اس کو گنجائش دی گئی ہے اپنے مذہب میں کہ یہ شخص یہ کر سکتا ہے اور یہ شخص یہ نہیں کر سکتا۔ تو اس لیے میں کہنا چاہتا ہوں کہ حج کے نہ پیسے بڑھائے گئے ہیں، پی آئی اے کے جو آٹھ دس ائیر کرافٹ ہیں وہ بالکل تیار کر رہے ہیں۔ اور یقیناً اس سال پی آئی اے نے یقین دلایا ہے کہ کوئی فرق نہیں آئے گا۔ باقی حج کے پرابلم ہیں وہاں پر ائیر پورٹ کی جو facilities ہیں، وہاں پر ایک ہی وقت میں پچاس پچاس ملکوں سے جہاز آتے ہیں۔ اور نیچرلی ان کو کلیئر کرنا ان کو screen کرنا ان کا سامان تو ٹائم لگتا ہے۔ پچھلے سال کا average یہ ہے کہ ساڑھے پانچ گھنٹے میں حاجی پہنچا ہے۔ میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں اگر کوئی چاہے گا تو اس کو ریکارڈ بھی provide کر سکتے ہیں سول ایوی ایشن سے اور جدہ سے۔ پہلے بارہ گھنٹے، آٹھ گھنٹے کی average تھی۔ پچھلے سال کم ہوئی ہے۔ تو چار گھنٹے سے کم ہو ہی نہیں سکتی کبھی بھی۔ تو یہ پرابلم نہیں ہے حج ایک مشکل عبادت ہے جس کے لیے دعا کی گئی ہے۔ میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ وآلہ وسلم نے حج کی آسانی کی دعا مانگی ہے۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ جتنی تکلیف آئے حج اتنا قبول ہوتا ہے۔ وہ آپ کی مرضی ہے کہ تکلیف لے لیں آپ کی مرضی ہے خوشی لے لیں۔

میڈم سپیکر: اسلم بودلہ صاحب آپ بلاک کر رہے ہیں۔ میں اس بات کو کلیئر جاننا چاہتی ہوں کہ اس طرح کا بھی کوئی رول تھا۔ کہ اگر کوئی حج کر آئے ہیں تو وہ اگلے سال نہیں جا سکتے۔ جیسے ہم same لوگوں کو بھیج دیتے ہیں۔ چند لوگ ہیں جو ہر سال کر رہے ہی تو اس کے حوالے سے مجھے کلیئر کریں۔

سید خورشید احمد شاہ: جی ہاں یہ پابندی ہے کہ جو اس سال حج کریں گے وہ 2017 تک حج نہیں کر سکتے۔

میڈم سپیکر: تو اس کو implement کیوں نہیں کیا جاتا۔

سید خورشید احمد شاہ: نہیں implement ہوتا ہے۔ وہ implement ہوتا ہے۔ مگر جو حج بدل کرتا ہے اس پر لاگو نہیں ہوتا۔ کسی کا حج کوئی کروائے اس کو۔ اور جو گروپ لیڈر ہوتا ہے، کیونکہ گروپ لیڈر وہ ہوتا ہے جو ایکسپرٹ ہوتا ہے جس کو پتا ہوتا ہے۔ وہ گروپ لیڈرز زیادہ سے زیادہ ہزار، بارہ سو یا پندرہ سو ہوتے ہیں ٹوٹل اور ان کو allow ہے۔ اگر وہ گروپ لیڈر حج کیا ہوا نہیں ہو گا تو نیچرلی اس کو تو خود پتا نہیں ہو گا۔ تو یہ دو تین ہزار کا فرق ہوتا ہے۔ پانچ، چھ سو حج بدل ہوتا ہے۔ ہزار پندرہ سو کے قریب گروپ لیڈر ہوتے ہیں۔ باقی کو اجازت نہیں ہے۔ ہاں اس سال ہم consider کر رہے ہیں کہ پرائیوٹ سیکٹر کو بھی bound کریں کہ وہ بھی جو حج کر کے آتا ہے پانچ سال تک اس پر پابندی ڈالے۔ کیونکہ پرائیوٹ سیکٹر سے لوگ ہر سال جاتے ہیں۔ وہ پرابلم ہے۔ مگر سرکاری طریقے سے کوئی حاجی ہر سال نہیں جا سکتا سوائے ان دو کیٹگری کے۔

میڈم سپیکر: مگر rule is a rule چاہے پرائیوٹ ہو یا گورنمنٹ ہو۔

سید خورشید احمد شاہ: پرائیوٹ سیکٹر کو کیونکہ آپ نے اجازت دی ہوئی ہے۔ مگر اس سال میں ان کو یہ لکھ رہا ہوں کہ آپ بھی اس رول پر عمل کریں۔ کیونکہ اس سے بڑا chaos پیدا ہو رہا ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دو حج

، تین حج یا چار حج ہر سال کر سکتے ہیں۔ جیسے عمرہ ہوتا ہے۔ میں نے یہی سمری بھیجی ہوئی ہے کیبنٹ کو کہ عمرہ جو پہلے ہوتا ہے اس پر کسی کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ جب دل چاہتا ہے آدمی چلے جاتا ہے۔ اور اس سے ملک کی بھی بدنامی ہو رہی ہے۔ وہاں پر لوگ عمرہ پر جاتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ کوئی ریکارڈ ان کا نہیں ہوتا کہ کس کمپنی کے تھرو گئے کون ذمہ دار ہے کوئی نہیں ہوتا۔ تو میں نے کیبنٹ میں سمری موو کی ہے اس پر ہم انشااللہ کوشش کرتے ہیں کہ عمرہ کو بھی اس طریقے سے منسٹری کنٹرول اس حد تک کرے کہ جو یہاں سے حاجی جاتے ہیں کہ سال میں کتنی مرتبہ عمرہ کرتے ہیں اور کتنی مرتبہ وہ جاتے ہیں۔ ایک ایک بندہ عمرے پر سال میں چار چار مرتبہ بھی جاتا ہے۔ تو یہ ہمارے ملک کا کتنا foreign exchange ہے وہ ضائع ہوتا ہے۔

میڈم سپیکر: ٹھیک ہے۔ already پانچ سپلیمنٹری ہوگئے ہیں اس پر۔ next question محترمہ طاہرہ اورنگزیب صاحبہ۔

میڈم سپیکر: Next question کیونکہ اس پر already پانچ supplementary ہوچکے ہیں۔ جی مسز طاہرہ اورنگزیب صاحبہ۔

(اس موقع پر جناب وزیر اعظم ایوان میں تشریف لائے)

محترمہ طاہرہ اورنگزیب: سوال نمبر 32۔

Madam Speaker: Answer be taken as read. Supplementary.

محترمہ طاہرہ اورنگزیب: میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ سیمنٹ کی تو انہوں نے وجوہات بتائی ہیں مہنگا ہونے کی، لیکن سیمنٹ کی کمی پر کیسے قابو پایا جائے کیونکہ افغانستان کے بارڈر سے بے شمار سیمنٹ سمگل ہوتا ہے تو اس کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔ یہ 2600 کلومیٹر لمبا بارڈر ہے تو وہاں اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: جی سردار بہادر سیہڑ صاحب۔

سردار بہادر احمد خان سیہڑ: شکریہ میڈم سپیکر، ان کا جو سپلیمنٹری سوال ہے یہ اصل میں relate تو نہیں کرتا ان کے سوال سے۔ ان کا سوال تھا کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ ملک میں سیمنٹ کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اگر ایسا ہے تو حکومت ملک میں سیمنٹ کی قیمت میں کمی کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟ نیز اس وقت ملک میں سیمنٹ کی فی بوری قیمت کیا ہے۔ تو یہ جو سوال ہے اس کا جواب تو ہم نے دیا ہے کہ واقعتاً سیمنٹ کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے اور وجوہات یہ ہیں کہ اس میں جو مٹیریل استعمال ہوتا ہے اس کی وجہ سے سیمنٹ کی قیمت day by day increase کر جاتی ہے۔ اس کے لئے inputs ڈیزل ہے، کوئلہ ہے، فرنس آئل، بجلی، سوئی گیس، پیکنگ مٹیریل اور transportation charges ہیں اس کی وجہ سے سیمنٹ کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ویسے ہم

سیمنٹ اپنی ضرورت سے زیادہ پیدا کرتے ہیں۔ کوئی ایسی تخصیص نہیں ہے کہ ہم کسی ملک کو بیچیں یا کسی ملک کو نہ بیچیں۔ جہاں ہمیں مارکیٹ ملتی ہے تو وہاں ہم سیمنٹ فروخت کر سکتے ہیں۔ باقی اس سوال کا جوب جز ہے وہ یہ ہے کہ جو قیمتیں بڑھ رہی ہیں اس کو market mechanism چونکہ determine کرتا ہے۔ اب جو market mechanism ہے گورنمنٹ اس میں زیادہ intervene نہیں کرسکتی۔ گورنمنٹ کا price control boardاس سلسلے میں اپنی کوشش کرتا ہے کہ اس میں intervene کرے تاکہ قیمتیں زیادہ اوپر نہ جائیں، لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ market mechanism کو گورنمنٹ کنڑول کرے، کیونکہ بزنس private affairs ہیں اس میں گورنمنٹ دخل نہیں دیتی۔ باقی جو انہوں نے پوچھا کہ فی بیگ قیمت کتنی ہے تو یہ 437.63 روپے ہے۔ بہت شکریہ۔

میڈم سپیکر: جی آنریبل پرائم منسٹر صاحب۔

SPEECH OF THE PRIME MINISTER REG: CONTROVERSIES AFTER DECISION OF SUPREME COURT AGAINST HIM

(وزیر اعظم پاکستان) سید یوسف رضا گیلانی : میڈم سپیکر کل کے decision کے بعد بہت سی controversies تھیں ان controversies کے لئے یہ ضروری تھا کہ میں پارلیمنٹ کو اعتماد میں لوں۔ میں صرف بتانا چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر نے اور میرے ایڈوکیٹ نے، میڈیا میں اور ہاؤس کے اندر جواب دیا ہے۔ میں کچھ چیزوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں، مجھے یاد ہے 1999ء میں جب جنرل مشرف آئے، تو اس وقت انہوں نے ایک elected government جو کہ مسلم لیگ نواز کی تھی، ان کو unconstitutionally گرایا۔ ہم نے جو جمہوری قوتیں تھیں، جو پولیٹیکل پارٹیز تھیں ہم نے condemn کیا۔ ہم نے اسی روز، مجھے یاد ہے نوابزادہ نصر اللہ خاں صاحب کے گھر، چونکہ وہ ARD کی movement میں اور دوسری movement میں ان کا بہت کردار تھا اور بہت جمہوری ذہن رکھتے تھے، ان کے ساتھ ہم مل کر struggle کر رہے تھے۔ ان کے grandson کی شادی تھی۔ اس موقع پر میں نے کہا after two days of the coup میں نے کہا کہ میں اس پارلیمنٹ کو، اس اسمبلی کو تسلیم نہیں کرتا جس اسمبلی میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نہیں ہونگی یا میاں محمد نواز شریف صاحب نہیں ہونگے۔ یہ میں نے کہا۔ جبکہ ان کی پارٹی کے سب لوگ خاموش تھے۔ مجھے ابھی تک یاد ہے۔ لالیکا صاحب منسٹر آف انفارمیشن ہوا کرتے تھے مسلم لیگ نواز کے۔ انہوں نے مجھ سے کہا، گیلانی صاحب ہم تو مانتے ہیں آپ کیوں نہیں مانتے ؟ ہم نے تو یہ تسلیم کر لیا ہے جو کچھ ہوا ہے تو آپ بھی تسلیم کر لیں۔ میں نے کہا کہ ہماری ٹرینگ جمہوری انداز میں ہوئی ہے۔ یہ unconstitutional act ہے اس کو میں تسلیم نہیں کرتا۔ اس کے بعد ہم نے مل کر movement چلائی اور ہم نے ن لیگ کو اس وقت آپ کو یاد ہوگا مخدوم صاحب بہت active تھے، ہم نے سر پر بٹھایا۔ بیگم

کلثوم نواز صاحبہ نے وہاں تحریک شروع کی، اور ہماری تمام political forces ان کے ساتھ تھیں۔ مگر جب وہ ملک سے چلے گئے اس وقت ہمارے اتحاد کو بہت دھچکا لگا۔ مگر اس کے باوجود ہم نے کوئی گلہ نہیں کیا۔ ہم نے پھر بھی ان کے ساتھ Charter of Democracy پر دستخط کیے۔ دونوں سابق وزراء اعظم نے اس پر دستخط کیے ہم نے پھر بھی یہ سوچا کہ جمہوریت کو derail نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ہماری ایک ذہنی سوچ تھی۔ یہ بھی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں اس ہاؤس میں ایک بھی کوئی آنریبل ممبر نہیں جس کی ہم نے loyalties change کی ہوں۔ جس کو ہم نے کہا ہو کہ آپ اپنی پارٹی بدل کر ہماری پارٹی میں آجائیں، میری بھی majority نہیں تھی۔ ہمارے پاس بھی 172 ووٹ نہیں تھے we were hardly 130 members. I was running short of 42 members اور ہم بھی چاہتے تو ہم بھی لوگوں کے دل بدلی کراسکتے تھے، ہم change of loyalties کراسکتے تھے۔ مگر on high moral ground میں نے اس وقت بھی بیان دیا I would prefer to sit in the Opposition than to make the people change their loyalties. اور جو آج ہمیں جمہوریت کا درس دے رہے ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں، یہاں جو پارٹی ہے PML-Q اس پارٹی کے تقریباً 84 ممبرز ہیں in Punjab Assembly اور ہمارا اتحاد بنا۔ ہم نے اتحاد بنایا اور ہم چاہتے تو ہم ان کے ساتھ ہاتھ ملا کر، اس وقت جنرل مشرف کی آفر آگئی کہ آپ پنجاب میں بھی Government form کرلیں تو ہم نے کہا نہیں ہمارا agreement ہے ہم democratic forces کے ساتھ مل کر حکومت بنائیں گے اور ہم پنجاب میں نہیں چاہتے کہ ہم ان کو ignore کریں۔ آپ نے دیکھا کہ ہم نے ان کا ساتھ دیا۔ انہوں نے فیڈرل میں ہمارا ساتھ دیا، مگر چند دنوں کے بعد ان کے فیڈرل منسٹر آف فنانس نے جب بڑی dismal and disappointing picture دی of the economy of Pakistan اس سے آپ دیکھیں کہ اکانومی کو کتنا نقصان ہوا؟ پاکستان کو کتنا نقصان ہوا؟

اور وہ ہمیں چھوڑ گئے۔ ان کا کیا خیال تھا؟ ان کا خیال تھا کے ہمارے جانے کے بعد یہاں شائد غالباً دوبارہ الیکشن ہو جائیں گے اور وہ majority کے ساتھ ہاؤس میں آئیں گے۔

میں نے کئی مرتبہ میاں نواز شریف صاحب سے کہا کہ اب تو constitution میں بھی وہ provision ختم ہو چکی ہے third time to become the Prime Minister جو پہلے قدغنیں لگائی گئی تھیں، وہ تو ختم ہو چکی ہیں۔ آپ آئیں اور اس ہاؤس میں بیٹھیں۔ تو وہ کہنے لگے کہ نہیں میں ابھی نہیں آتا۔ ان کو پتہ ہے کہ اس ہاؤس کو چلانا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ چونکہ یہاں بہت سی پارٹیز ہیں۔ یہاں چھوٹی پارٹیز ہیں اور ہمارا کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔ بڑی پارٹیز ہوں یا چھوٹی پارٹیز ہوں۔ ہم سب کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں۔ ہم ایک فیملی کے طور پر چل رہے ہیں اور میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ ایک دن بھی نہیں چلا سکتے کیونکہ ان کی egos بہت زیادہ ہیں

۔ان کی آن شان بہت زیادہ ہے۔اور جتنا میں نے ان کو accommodate کیا ہے کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ کوئی کر ہی نہیں سکتا جتنا میں نے accommodate کیا ہے۔ This is for the first time in the history of Pakistan کہ اپوزیشن بھی فنڈز لیتی رہی ہے اور ان کی پارٹی بھی فنڈز لیتی رہی ہے اور یہ نہیں کہ صرف کوئی ایک کروڑ کے لئے یا دو کروڑ کے لئے، اربوں روپے ہم نے ان کو فنڈز دئے ہیں۔اگر ان کی عزت ہوئی ہے، اگر ان کا status بنا ہے تو وہ ہم نے بنایا ہے to strengthen democracy اگر ہم نے بینظیر انکم سپورٹ پروگرام دیا ہے تو ان کو بھی دیا ہے۔ہم سب کو ساتھ لے کر چلے ہیں۔مگر آپ کو میں بتانا چاہ رہا ہوں کہ میرا بیٹا بھی ایم پی اے ہے اس کو بھی وہاں فنڈز نہیں دیے جاتے۔ اور یہ بھی میں بتا دوں کہ وہاں ہماری اپوزیشن کو بھی فنڈز نہیں دیے جاتے، جب کہ ہم ان کو دیتے ہیں۔تو اس لئے آپ خود سوچ لیں کہ کتنی discrimination ہے۔مگر میں نے ابھی جلسہ عام میں کہا تھا، میں نے کہا تھا کہ اگر ان کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی تھوڑا سا یہ کوئی indication ہو جائے کہ میری گورنمنٹ گر سکتی ہے تو وہ مجھے گرا دیں گے۔اور مجھے مکمل پتہ ہو کہ میں ان کو گرا سکتا ہوں، میں نہیں گراؤں گا۔اس کہ لئے ہم democracy کو derail نہیں کرنا چاہتے۔اور آج یہ بھی کہا جا رہا ہے مہران گیٹ کے اوپر کہ پہلے یہ بتایا جائے کہ یہ کتنے فنڈز جو آئی بی نے دیے تھے اس حکومت کو گرانے کے لئے ،اس حکومت کو گرانے کے لئے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے عقل کی ضرورت ہے۔ تو اس لئے وہ بھول جائیں کہ یہاں پیسوں سے حکومتیں گرتی ہیں۔ تو اگر ان کو گرانا ہوتا تو وہ کب کے گرا چکے ہوتے۔مگر ہم اس سسٹم کو نہیں گرانا چاہتے۔

دوسرا، مجھے کل بہت دکھ ہوا کہ جب چوہدری نثار علی صاحب سے میں ایک روز قبل اسی ہاؤس میں خورشید شاہ صاحب بھی موجود تھے، میں نے ان سے کہا کہ ہمیں الیکشن کمیشن کے لئے ممبرز چاہییں اور آپ اور ہم بیٹھ کے کوئی اس کا حل نکال لیں اور یہ بھی میں نے کہا ان کو فون کر کے آج سے پندرہ دن پہلے کہ ہم بیٹھ کے الیکشن کمیشن کا کوئی فیصلہ کر لیں۔انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم بیٹھ کے کرتے ہیں۔ And he wished me good luck for the next day for the court hearing. He wished me a good luck. اور آج وہ کہتے ہیں کہ پرائم منسٹر کو ہم ہاؤس کے اندر نہیں آنے دیں گے۔یہ آپ خود سوچیں، یہ بتائیں کہ میں کوئی elected ہوں یا نہیں ہوں۔کیا مجھے آپ نے elect نہیں کیا؟ سپیکر صاحبہ! پہلے تو یہ قانون تھا کہ پندرہ دن پہلے اور اجلاس کے پندرہ دن بعد بھی آپ کسی کو گرفتار بھی نہیں کر سکتے، یہ آئین ہوتا تھا۔مگر اس کے بعد یہ رسم ختم ہو گئی۔مگر ایک رسم ابھی تک جاری ہے اور وہ میں inform کرنا چاہتا ہوں اس ہاؤس کو کہ آپ کے بغیر کوئی disqualify مجھے کر ہی نہیں سکتا۔یہ ہو ہی نہیں سکتا، آئین ہی نہیں ہے، قانون ہی نہیں ہے۔آج آپ مجھے denotify کر دیں میں ابھی چلا جاتا ہوں۔ That is upto the custodian of the House. I have to make

this Parliament supreme. This is the Parliament. یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک elected chosen representative کو اٹھارہ کروڑ عوام کے unanimously elected Prime Minister کو کوئی کہہ دے کہ آپ گھر چلے جائیں۔ یہ نہیں ہو سکتا خواہ کوئی فیصلے آ جائیں ultimate authority آپ ہیں، وہ آپ کے پاس آئے گا۔ یہ بھی میں ان کو remind کرانا چاہتا ہوں You are not a post box۔ یہ نہیں کہ آپ کے پاس آئے گا کاغذ اور ڈاکیئے کی طرح جا کے کسی کو جا کر دے دیں گے۔ You have to apply your own mind as well. آپ نے خود عدالت لگائی ہے۔ آپ نے خود سب سے پوچھنا ہے اور اس کے بعد اگر مجھے Parliament denotify کر دیتی ہے I will be honoured. مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مگر ان کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ الیکشن کل ضمنی الیکشن ہوا ہے ملتان میں، جو پاکستان پیپلز پارٹی 1988ء سے نہیں جیتی، کل وہ جیت گئی ہے۔ اور جب میں کورٹ میں کھڑا تھا My son got more than 93 thousand votes تو وہ بھی ہم جیت گئے ہیں۔ تو that shows کہ ایک عدالت ادھر ہے، ایک عدالت عوام کی ہے۔ آپ نے تو بھٹو صاحب کو بھی hang کر دیا۔ ان کو بھی ہم سے جدا کر دیا۔ مگر کیا آپ ان کی سوچوں پہ قدغنیں لگا سکتے ہیں۔ سوچوں پہ قدغنیں نہیں لگائی جا سکتیں۔ محترمہ ہم سے جدا ہو گئیں۔ مگر ان کا vision اور ان کے خیالات، ان کے تصورات ہم سے کوئی نہیں لے سکتا۔ تو اس لئے وہ لوگ جنہوں نے آج تک نہ بھٹو صاحب کو دیکھا ہے، وہ لوگ جو نہ محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کے قریب آئے ہیں وہ بھی آج ان کے نام پر ووٹ دے رہے ہیں۔ تو ہم political forces یہاں بیٹھیں ہیں۔ ہم کوئی چور دروازے کے ذریعے نہیں آئے۔ We are here because of the people. جب دوسرے آتے تھے تو They were because of somebody. اب وہ دور گزر گیا ہے کہ کسی کی بیساکھیوں کے ذریعے یہاں کوئی آ جائے گا۔ وہ نہیں آ سکیں گے۔ وہ دور گزر گیا۔ اس لئے politics کی reconciliation کو اگر کوئی کمزوری سمجھتا ہے تو ان کو غلط فہمی میں رہنے دیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہم اس ملک کے سسٹم کے ساتھ یہاں derail ہونے کے لئے یہاں رہ جائیں۔

میڈم سپیکر! آج میں یہاں ہوں۔ کل میری جگہ کوئی اور آ سکتا ہے۔ مگر اس وقت تک یہ ہاؤس رہنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ مجھے ہٹائیں اور سارا سسٹم بھی pack کر دیں، وہ میں نہیں ہونے دوں گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ یہ سوچیں۔ ان کا مقصد کیا ہے کہ پرائم منسٹر کو ہٹائیں اور پھر کہیں کہ جناب ابھی الیکشن کے لئے ووٹرز لسٹ نہیں بنیں، ابھی تیار نہیں ہیں، الیکشن نہیں ہو سکتے اور کسی قسم کی technocrat Government بنا دی جائے، unacceptable اور یہ جو میڈیا ہے انہوں نے اتنی awareness کر دی ہے ملک میں، سول سوسائٹی میں کہ کوئی accept کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہے۔

میڈم سپیکر ! میرے اوپر جرم کیا ہے ؟ میں نے کیا کیا ہے ؟ I have protected the Constitution of this country. میرے اوپر تو یہ جرم ہے ۔ میں ہاؤس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ Eighteenth Amendment اکیلے میں نے پاس کی ہے؟ Nineteenth Amendment میں نے پاس کی ہے ؟ Twentieth Amendment میں نے پاس کی ہے ؟اس ہاؤس نے پاس کی ہے ، پارلیمنٹ نے پاس کی ہے۔ 446 people voted, not opposed. تو مجھے بتائیں کہ کیا اس وقت NRO کے کیس کا فیصلہ نہیں آ چکا تھا۔ مجھے بتائیں کہ اس ہاؤس میں including the Opposition کسی ایک نے بھی کھڑے ہو کر کہا ہو کہ این آر او کے فیصلے کے بعد پریذیڈنٹ کو immunity نہیں ہونی چاہیئے ؟کسی نے کہا؟کسی پارٹی کے لیڈر نے کہا؟ کہیں note of dissent کسی نے لکھوایا، No, if the intention was not to give immunity to the President of this country, not Asif Ali Zardari, to the President of this country, تو پھر اس کے لئے یہاں کم از کم ایک آواز تو اٹھتی، پورے ہاؤس میں کوئی تو کہہ دیتا کہ ہمیں نہیں چاہیئے۔

میڈم سپیکر ! پوری دنیا میں اگر head of the State کو اور پرائم منسٹر کو اور فارن منسٹر کو immunity حاصل ہے ویانا کنونشن کے تحت وہ میں نے دی ہے ؟میں نے تو نہیں دی ، پوری دنیا میں ہے ۔جب پوری دنیا میں ہے تو پاکستان میں اگر پہلے 1956ء میں، 1962ء میں، 1973 میں اور تمام ڈکٹیٹرز کو immunity حاصل تھی، Why not the elected President of this country? ۔تو اس لئے مجھے یہ بتائیں کہ آج اگر مجھے conviction ہو رہی ہے تو وہ مجھے financial corruption پہ تو نہیں ہو رہی ۔ مجھے کسی moral turpitude پہ تو نہیں ہو رہی۔

Only because I am protecting the Constitution of this country. If I am protecting the Constitution of this country, تو اس کے لئے مجھے کوئی فکر نہیں ہے ۔اس لئے کل سب لکھ رہے تھے کہ خوش کیوں تھے؟ہم اس لئے خوش تھے کہ ہم نے آئین بنایا تھا۔ ہم نے آئین کو بحال کیا ہے اور جب آئین کو بحال کیا ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم آئین کی respect کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ادارے بن جائیں ،اگر آئین بحال ہو جائے یعنی ادارے مضبوط ہو جائیں ۔ جب ادارے مضبوط ہوں گے ،اگر ہمارا intention یہ ہے کہ ہم نے اداروں کی عزت نہیں کرنی تو پھر آئین بحال کرنے کی کیا ضرورت تھی ، ہم نہ کرتے ،ہم بیٹھے رہتے۔

تو اس لئے اب اگر یہ کوئی کہے کہ جناب ہم elected Prime Minister of this country کو ہاؤس میں نہیں آنے دیں گے ۔ تو اس کے لئے They can't act like guard, a کیونکہ they can't act like a guard اور ایک بھائی کہتے ہیں کہ میں صدر کو نہیں مانتا ،ایک بھائی کہتے ہیں کہ میں وزیر اعظم کو نہیں مانتا اور ساری (ن) لیگ کہتی ہے کہ ہم عمران خان کو نہیں مانتے ۔اب Who has given this mandate to them to take the decision? We are elected people, I have got the mandate of the people اور will of the people کیا majority in both the Houses. کا وہ احترام نہیں کریں گے ؟ They should know how to respect the mandate of the people. If they talk about democracy. ڈیموکریسی میں یہ ہے کہ اگر ہمت ہے تو bring about of no confidence against me, I challenge them. They should bring about of no confidence against me. If they have scruples and principles and high moral grounds, I challenge them. کہ آئیں میرے خلاف عدم اعتماد کریں ۔ اگر آپ چھپ کے سازشوں کے ذریعے مجھے نکالنا چاہیں گے تو اس کا رزلٹ کل آپ نے ملتان کے الیکشن میں دیکھ لیا ہے ۔

میڈم سپیکر ! ہم اپوزیشن کا احترام کرتے ہیں ، ہم Leader of the Opposition کا احترام کرتے ہیں ۔ جب وہ بات کرتے ہیں ، ہم بات ہی نہیں کرتے اور وہ جتنی بار بھی کرتے ہیں ، ہم سنتے ہیں ۔اگر وہ یہ کہیں کہ ہم پرائم منسٹر کو ہاؤس کے اندر نہیں آنے دیں گے ۔ They declare me stranger in the House. اب Now they have started acting to take the role of the Speaker as well. اگر Notification آپ کے پاس آجائے تو آپ یہاں سب کو پڑھ کے سنادیں ۔ I will leave the same moment. میرا کوئی ego کا مسئلہ نہیں ہے I am the longest serving Prime Minister of this country. اگر میں نے یہاں serve کیا ہے تو اس کے لئے مجھے کوئی اس چیز کے regrets نہیں ہیں ، مگر ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں ۔ ہماری بھی کوئی پارلیمنٹ ہے ۔ پارلیمنٹ نے اگر Constitution بنایا ہے ،اس میں میرا کیا قصور ہو سکتا ہے ؟ اگر پہلے کسی Head of the State کی immunity ہٹائی گئی ہو تو آج اگر ان کی بھی ہٹادیں ، ہمیں پرواہ نہیں ہے ۔ مگر پہلے dictators کے لئے کیوں نہیں ہوا؟

(اذان جمعہ)

میڈم سپیکر : جی آنریبل پرائم منسٹر صاحب ۔

وزیر اعظم پاکستان (سید یوسف رضا گیلانی): میڈم سپیکر! یہاں بات ہوئی کہ Prime Minister convict ہیں ،اس لئے وہ ہاؤس میں نہیں آ سکتے۔ میں صرف یہی چاہتا ہوں کہ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ کبھی کوئی اور بھی convict ہوا کرتے تھے اور ان کی conviction کے دوران ہی آپ نے الیکشن لڑا۔اس وقت ہم نے تو کبھی اعتراض نہیں کیا۔ان کی تو conviction کی review جو ہے ،وہ تو نو سال کے بعد ہوئی تھی۔ ہم نے تو کبھی کسی کو کوئی گلہ نہیں دیا۔ مگر مجھے افسوس ہوا کہ جب معلوم ہو کہ DG(ISI) کو ہم کہتے ہیں، ہم نہیں کہتے ،انہوں نے سنا کہ ہم کہتے ہیں کہ انڈیا جائیں، تو وہ کہتے ہیں کہ ہم DG(ISI) کے ساتھ ہیں۔ اگر معلوم ہو کہ ان کو extension مل رہی ہے، کہتے ہیں کہ ہم اس کے خلاف ہیں۔اگر کہیں کہ جنرل کیانی کے حق میں ہیں He restored democracy, تو وہ کہتے ہیں کہ extension نہیں ہونی چاہیے اور اسی طریقے سے اگر ہم پارلیمنٹ کی بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ پھر judiciary کے ساتھ ہیں اور جب judiciary کی بات ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم پارلیمنٹ کے ساتھ ہیں۔آپ اب decide کر لیں کہ آپ کس کے ساتھ ہیں ،ایک ہی دفعہ decide کر لیں کہ آپ کس کے ساتھ ہیں۔ اس لئے وہ بیسا کھیوں کا دور ختم ہو گیا ہے اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ I am with the Parliament, I am with the Parliament. I am with the people of Pakistan because Parliament is the will of the people of Pakistan اور اس لئے I have the highest respect and regard of the Parliament, اور پارلیمنٹ سپریم ہے اور پارلیمنٹ کے جو بھی decisions ہیں ،وہ پارلیمنٹ ہی میں آئیں گے اور Ultimate authority is the Parliament, because every Institution derives the powers from the Parliament.

اور یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ شیر پاؤ صاحب بھی دیکھ رہے ہیں، کہ conviction کے اوپر بھی مبارکیں ملی ہیں۔ مجھے پرائم منسٹر بننے کی اتنی مبارکیں نہیں ملیں جتنی مجھے conviction پہ مبارکیں ملی ہیں کہ جناب آپ نے ایک principle stand لیا ہے Not to hide corruption but to protect the Constitution of this country. اس لئے سزائیں تو بہت آتی رہتی ہیں۔ پہلے تو یہ بھی تھا کہ اگر آپ نے پارلیمنٹ کے اندر بات کی ہے تو اس پہ freedom of expression کی اجازت تھی۔اس پہ بھی اگر کوئی contempt سمجھتا ہے تو اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ کیونکہ جو دل کی بات ہے ،وہ میں اور کہاں کروں۔ مجھے یاد ہے کہ۔ I was presiding as the Speaker of the National Assembly. I have written in my book. پہلا دن تھا نواب اکبر بگٹی اٹھے اور انہوں نے اپنی بلوچی زبان میں مجھے مبارکباد دینا شروع کر دی۔ایک آنریبل ممبر اٹھے اور انہوں نے کہا سپیکر صاحب آپ رولنگ دیں۔ کسی شخص کو اجازت ہے کہ وہ بلوچی میں تقریر کر سکتا ہے؟ اب میرا پہلا دن تھا rules سے میں familiar نہیں تھا اور backbencher تھا اور

مجھے proceedings کا بھی زیادہ اندازہ نہیں تھا۔ سیکرٹری جنرل گورایہ صاحب تھے ان سے میں نے کہا کہ یہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے سوچا کہ سپیکر صاحب کی جان بچائیں انہوں نے کہا ہو سکتا ہے۔ تو میں نے کہا ٹھیک ہے ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد میں اپنے چیمبر میں گیا تو مجھے بڑی گرج دار آواز آئی کہ سپیکر صاحب آپ نے کیوں اجازت دی اکبر بگٹی کو کہ وہ بلوچی میں تقریر کریں۔ میں نے پھر سیکرٹری جنرل کو بلایا میں نے کہا بھئی آپ نے تو کہا یہ ہو سکتا ہے تو ہمیں تو کہیں سے بڑی ڈانٹ پڑ گئی ہے۔ وہ میں نے پھر واپس کیا اس کے بعد میں نے رولنگ ساری منگوائیں۔ پھر ہم نے کہا ایک موقع ہوتا ہے اور وہ خوشی کا موقع ہوتا ہے یا غمی کا موقع ہوتا ہے اگر ایک آنریبل ممبر اپنے آپ کو express کرنا چاہتا ہے in writing اگر وہ سپیکر کو دے سکتا ہے اور اس موقع پر Because he cannot express himself in any other language. تو You can allow تو یہ میں نے رولنگ دی کہ It should not be practice for next time but today it was a unique occasion and Akbar Bugti was the Cabinet colleague of my father with Sir Feroz Khan Noon. اور ایک ہی کابینہ کے وہ منسٹر تھے اور وہ موقع ہے بلوچستان کے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں جب گوادر خریدہ گیا تھا جب گوادر کو purchase کیا گیا تھا گورنمنٹ آف پاکستان نے خریدا تھا۔ That was the time and Sir Feroz Khan Noon was the Prime Minister of this country. تو اس لیے میں گزراش کروں گا کہ آپ اجتناب کریں کہ اس قسم کا دعویٰ نہ کریں کہ ہم کسی آنریبل OK, don't treat me as a Prime Minister of this country, but I am an ordinary member of this August House. How can you say? کہ ہم اس کو ممبر بھی نہیں مانتے۔ ہاں آپ ممبر نہ مانیں جب سپیکر صاحبہ میرا notification کر دیں پھر آپ مجھے نہ مانیں مجھے گلا بھی نہیں ہو گا۔ ایک کیس ہے ابھی process میں ہے اس میں اپیل ہے پھر اس کے بعد کئی steps آگے ہیں آپ نے decision لینا ہے الیکشن کمیشن نے لینا ہے وحیدہ شاہ کا الیکشن کمیشن نے فیصلہ کیا کورٹ نے reject کیا وہ واپس آ گئیں۔ تو آپ کس طریقے سے I am the elected Prime Minister of eighteen carores people. How can you just throw somebody out? ایسے تو نہیں ہو سکتا۔ تو میں آخر میں یہ کہوں گا۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں۔
موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں۔

Madam Speaker: Question hour is over. The House is adjourned to meet again on Monday, the 30th April, 2012 at 05:00 p.m.

[The House was adjourned to meet again on Monday, the 30th April, 2012 at 05:00 p.m.]